مسوّدۂ قانونِ قصاص و دِیت

چوھدری محمد اسلم سلیمی ایڈووکیٹ سیکرٹری جائزہ کمیٹی

دو مسودہ ہائے قانون (قانونِ شفعہ و قانونِ قصاص و دِیت) کے متعلق منصورہ کی جائزہ کمیٹی کا تبصرہ سابق شمارے میں اشاعت کے لیے شامل کیا گیا مگر آخری مراحل میں ایک حصّہ اشاعت سے رہ گیا۔ بقیہ حصّہ یعنی قانون قصاص و دِیت کے بارے میں تبصرہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (ا ۔ ا ۔ ک)

سیکرٹری کمیٹی کا دوسرا خط:۔

بخدمت جناب جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل۔ اسلام آباد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ بحوالہ مراسلہ نمبر ۳۶۸ مورخہ ۱۸ صفر ۱۴۰۱ھ (۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء) گذارش ہے کہ اس مراسلے میں درج ذیل حضرات پر مشتمل کمیٹی نے آپ کی خدمت میں مسودہ قانون شفعہ آرڈر ۱۹۸۰ء پر تبصرہ ارسال کیا تھا۔

۱۔ مولینا ملک غلام علی صاحب ۔ سابق معاون خصوصی مولینا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم و مغفور منصورہ ۔ صدر کمیٹی۔

۲۔ شیخ التفسیر والفقہ مولانا قاضی عبدالرزاق خلیق صاحب استاذ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ ۔ رکن کمیٹی۔

۳۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب استاذ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ ۔ رکن کمیٹی۔

۴۔ محمد اسلم سلیمی ۔ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ۔ سیکرٹری کمیٹی۔

اب اس مراسلے کے ذریعے جسم انسانی کے خلاف جرائم (نفاذ قصاص و دِیت) کے آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے مسودہ پر تبصرہ ارسال خدمت ہے ۔ اس مسودے کے جائزے کے دوران کمیٹی کے مندرجہ بالا ارکان

کے علاوہ درج علمائے کرام بھی شریک رہے۔

۱- مولانا گلزار احمد مظاہری صاحب صدر علماء اکیڈیمی منصورہ۔

۲- مولانا حافظ عبدالحمید صاحب معاون مولانا ملک غلام علی صاحب منصورہ

کمیٹی اس مسودۂ قانون کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ انسانی جسم پر اثر انداز ہونے والے جرائم سے متعلق لائج الوقت قانون کو قرآن و سنت میں بیان کردہ اسلامی احکام کے مطابق بنانے میں اسلامی نظریاتی کونسل نے جو محنت کی ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کونسل کے ارکان اور جملہ کارپردازوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!

کمیٹی ایک بار پھر اس مسودے کو رسمی قانون بنائے جانے سے پہلے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مشتہر کرنے کے اقدام کی تحسین کرتی ہے۔ اور کمیٹی شکرگذار ہے کہ اس کمیٹی کی تجویز اور دوسرے بہت سے اہلِ علم کے مشورے/تجاویز کے مطابق اس اہم مسودۂ قانون پر تبصرہ کرنے کی مدت میں مناسب اضافہ کر دیا گیا۔

کمیٹی نے اس مسودۂ قانون کا جائزہ لیتے وقت اُردو اور انگریزی زبان میں جاری کردہ دونوں مسودوں کو پیش نظر رکھا۔ اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل قانون تو انگریزی میں مرتب کیا گیا ہے اور اُردو مسودہ اس کا ترجمہ ہے۔ اس ترجمے میں بعض مقامات پر مفہوم واضح نہیں ہوتا یا عبارت میں ایک سے زائد مفاہیم کی گنجائش پائی جاتی ہے۔ کمیٹی کی تجویز یہ ہے کہ اس قانون کا اطلاق چونکہ پاکستان کے ہر شہری پر ہوگا۔ اس لیے ان کے استفادہ کے لیے اصل قانون کو تو اُردو زبان میں ہی منظور کیا جائے لیکن انگریزی خواں طبقے کی سہولت کے لیے اس کا انگریزی ترجمہ بھی سرکاری طور پر کرا لیا جائے۔

ان تمہیدی گزارشات کے بعد آرڈی ننس پر تبصرہ درج ذیل الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

۱- کمیٹی کی رائے میں دفعہ ۲ تعریفیات میں ضمنی دفعہ (ح) کے بعد "عاقلہ" کی وہ تعریف بھی درج کر دی جائے جو آگے چل کر دفعہ ۲۹ میں کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اصطلاح عام قانون دان حضرات کے لیے نئی ہے اس لیے شروع میں ہی تعریفیات کے ضمن میں بھی اس کو بیان کر دینا سہولت کا موجب ہوگا۔

۲- دفعہ ۴ میں قتلِ عمد کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں اگر "فعل" سے پہلے "ہتھیار یا" کے الفاظ بڑھا دیے جائیں تو بات زیادہ واضح بھی ہو جائے گی اور پھر یہ تعریف فقہ کے اصولوں کے مطابق

بھی ہو جائے گی۔ اسلامی فقہ میں آلۂ قتل بھی اپنی اہمیت رکھتا ہے اور لوہے کے آلات مثلاً تلوار، خنجر، چاقو وغیرہ کی ضربات سے ہلاک کرنے والے کو قتلِ عمد کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے۔ ایسے مہلک ہتھیار کا استعمال ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا استعمال کرنے والا فقط زخمی کرنے کا نہیں بلکہ جان سے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس آرڈی ننس کی دفعہ ۲ جس میں قتل شبہ العمد کی تعریف کی گئی ہے، اس میں فعل سے پہلے "ہتھیار یا" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے قتلِ عمد کی تعریف میں بھی صرف فعل کے بجائے "ہتھیار یا فعل" کے الفاظ زیادہ موزوں ہوں گے۔

۳ ۔۔۔ دفعہ ۴ قتلِ عمد کی تعریف کے بعد تین تشریحیں دی گئی ہیں ان سے پہلے ہماری رائے میں ایک تمثیل کا اضافہ کیا جانا ضروری ہے

تمثیل ۱:۔ اگر الف عمداً ب کو جو معصوم الدم ہے، قتل کرنے کے لیے اس پر حملہ کرتا ہے اور ب کے بجائے اور دوسرا شخص ج جو معصوم الدم ہے، غلطی سے ہلاک ہو جاتا ہے تو الف کو قتلِ عمد کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔

اس اضافے کی وجہ یہ ہے کہ جو تین تشریحات دفعہ ۴ کے ضمن میں دی گئی ہیں، ان میں سے کسی ایک میں بھی وہ شخص جس کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہو، اس کے بجائے کسی اور معصوم الدم کو قتل کر دیے جانے کی صورت بیان نہیں کی گئی ہے۔ ایسا وقوعہ بھی ہو جاتا ہے اور وہ قتل شبہ العمد نہیں بلکہ قتلِ عمد کی تعریف میں آتا ہے۔ اس لیے ایسی صورت کو بالوضاحت تمثیل کی صورت میں بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۴ ۔۔۔ دفعہ نمبر ۸ "اکراہ تام اور اکراہ ناقص کے تحت وقوع موت کا سبب بننا" کے ضمن میں تشریح نمبر ایک میں اکراہ تام کی ایک متبادل صورت (یا اسے اغلام یا زنا بالجبر کا نشانہ بننے) نہایت نادر الوقوع ہے جو کتاب فقہ عامہ میں اکراہ تام کے تحت مذکور نہیں اور اس کی عدالتی تفتیش و تحقیق بھی محال ہے۔ اس صورت کو اکراہ تام کے معنی میں شامل کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

البتہ اکراہ تام کے معنی میں ایک شرط کا اضافہ کر دینا ضروری ہے۔ وہ شرط یہ ہے۔

"بشرطیکہ مجبور کرنے والا اپنی دھمکی پر معاً عمل کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔" براہ کرم تشریح نمبر ۱

میں یہ اضافہ کر دیا جائے۔

۵۔ دفعہ نمبر ۱۳۔ "وہ صورتیں جن میں قتل عمد کا قصاص نہیں لیا جائے گا" کے ضمن الف میں مجرم کے مجنون ہو جانے کی صورت کو بھی شامل کیا جانا ضروری ہے۔ اس لیے ضمن الف کے آخر میں درج ذیل الفاظ بڑھائے جائیں۔

"...... یا وہ مجنون ہو جائے"

۶۔ دفعہ نمبر ۱۹۔ "قتلِ عمد کے مقدمے میں قصاص کا نفاذ" کی ضمنی دفعہ (۳) میں نفاذِ قصاص کے وقت ولی یا اُس کے مجاز کردہ نمائندہ کی صرف حاضری اور محض اجازت دینے کا ذکر ہے۔ حالانکہ فقہ اسلامی کی رُو سے اگر ولی چاہے تو خود نفاذِ قصاص کر سکتا ہے۔ اس لیے دفعہ نمبر ۱۹ کی ضمنی (۳) میں یہ اضافہ کیا جائے۔

"ولی یا اس کا مجاز کردہ نمائندہ موجود ہو گا" کے الفاظ کے بعد "اگر وہ چاہے اور شرعی طریق پر اسے نافذ کر سکتا ہو تو خود قصاص کرے گا" مزید درج کیے جائیں۔

نیز دفعہ نمبر ۱۹ کی ضمنی دفعہ (۳۰) میں مجرمہ کے حاملہ عورت ہونے کی صورت میں التواء کی گنجائش ہے۔ اس میں صرف پیدائش یا اسقاطِ جنین کے بعد دو مہینے کے التوا کا ذکر موجود ہے۔ حالانکہ حدیث و فقہ کی رُو سے بچے کی پرورش کے کوئی اور انتظام نہ ہونے کی صورت میں نفاذِ قصاص میں التوا بچے کے دودھ چھڑانے تک کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضمنی دفعہ ۳۰ میں درج ذیل اضافہ کیا جائے۔

الفاظ "دو مہینے نہ گذر جائیں" کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

"اور اگر بچے کی پرورش کا کوئی اور انتظام نہ ہو تو دودھ چھڑانے تک انتظار کیا جائے گا"۔

۷۔ دفعہ نمبر ۲۱۔ "قتل شبہ العمد کی سزا" کی ضمنی دفعہ الف میں قید بامشقت اور عاقلہ سے دیت لینے کا ذکر ہے۔ یہ ترتیب درست معلوم نہیں ہوتی۔ دیت کا عاقلہ سے لیا جانا تو شریعت کا مقرر کردہ حکم ہے اور تعزیر کا تعین حکومتِ وقت کی طرف سے ہے اس لیے تعزیر کا ذکر دیت کے بعد ہونا چاہیے نہ کہ اس سے پہلے۔

ضمنی دفعہ الف کو اس طرح لکھنا مناسب ہو گا۔

(الف) اگر مقتول معصوم الدم ہو تو قاتل یا مجرم کی عاقلہ یا مجرم سے دیت لی جائے گی اور اسے قید بامشقت یا قید محض کی سزا دی جا سکے گی جس کی مدت پچیس سال تک ہو سکتی ہے۔"

۸— دفعہ نمبر ۴۲ — "جلد بازی یا لاپرواہی سے گاڑی چلا کر ارتکاب قتل خطا کی سزا" میں گاڑی کی نوعیت کی تخصیص کی کوئی بنیاد شریعت میں ہمیں نظر نہیں آتی۔ اس لیے اس دفعہ میں عوامی گاڑی کی اصطلاح استعمال کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ ہماری رائے میں اس دفعہ میں سے "عوامی" کا لفظ حذف کر دیا جائے اور اس طرح اس دفعہ کی "تشریح" کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اس لیے تشریح کو بھی حذف کر دیا جائے۔

ہماری رائے میں کسی بھی گاڑی کو چلانے والے کسی شخص کو چاہے وہ پرائیویٹ گاڑی کا مالک ہی کیوں نہ ہو ان مخصوص حالات میں جس کا ذکر ضمن الف تا د میں کیا گیا ہے، ارتکابِ جرم کرنے پر سخت سزا دینی چاہیے۔ اسی طرح دفعہ ۶۹ سے بھی 'عوامی' کا لفظ اور اس دفعہ کی تشریح کو حذف کر دیا جائے۔

۹— دفعہ نمبر ۵۲ — "دیت کی قیمت" کی پہلی دو سطروں میں عبارت واضح نہیں ہے اور ایک سے زائد مفہوم مراد لیے جا سکتے ہیں۔ اس لیے ہمارے خیال میں اس عبارت کو بدل کر اس طرح کر دیا جائے تو بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔

"عدالت، مجرم اور اس کی عاقلہ اور اس شخص کی، جسے دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہو، استطاعت اور اولیائے مقتول کی احتیاج کو ملحوظ رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل پیمانوں میں سے کسی ایک پیمانے کے مطابق دیت کی قیمت کا تعین کرے گی، یعنی:......"

۱۰— دفعہ نمبر ۴۳ — "شجہ موضحہ" اور دفعہ ۴۴ "شجہ ہاشمہ" اور دفعہ ۵۰ "شجہ دامغہ" میں ہڈی کے ٹوٹنے کو "کسر واقع ہونے" کے الفاظ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ اردو میں کسر کا مفہوم وہ نہیں ہے جو عربی میں لفظ کسر کا ہے۔ اس لیے یہاں "ہڈی ٹوٹنے نہیں" اور "ہڈی ٹوٹ جانے" کے الفاظ استعمال کیے جائیں، تو مفہوم زیادہ واضح ہو جائے گا۔ کسر واقع ہونے کے الفاظ اگر کسی اور جگہ بھی استعمال ہوئے ہیں تو ان کو بھی تبدیل کر دیا جائے۔

۱۱— دفعہ نمبر ۴۳، "وہ صورتیں جن میں ضرب رسانی موجب قصاص نہیں" میں صورت (ج) کی عبارت

کا اُردو ترجمہ محتاجِ اصلاح معلوم ہوتا ہے ۔ اگر مناسب ہو تو اس کو اس طرح کر دیا جائے ۔

(ج) "جب کہ مجرم نے اتلافِ عضو کا ارتکاب مضروب کے کسی جسمانی لحاظ سے ناقص عضو یا جزو کے خلاف کیا ہو اور خود مجرم کے اس عضو یا جزو میں اس قسم کا جسمانی نقص موجود نہ ہو"۔

۱۲ ـــ دفعہ نمبر ۹۹ ۔ "قسامت" کی ضمنی دفعہ نمبر ۱۰ کی عبارت میں انگریزی لفظ ALLEGE کا ترجمہ محتاج اصلاح معلوم ہوتا ہے ۔ "یہ کہا جائے" کے بجائے "یہ الزام غلط کیا جائے" کے الفاظ زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں ۔

۱۳ ـــ دفعہ نمبر ۱۰۸ کی ضمنی دفعہ ۴ کے اجزاء الف تا ج میں انگریزی لفظ کا ترجمہ درست معلوم نہیں ہوتا ۔ کرے گا ، لائے گا اور لے گا کے بجائے "کر سکے گا" "لا سکے گا" اور "لے سکے گا" کے الفاظ صحیح تر ہیں ۔

۱۴ ـــ دفعات نمبر ۱۱۸ ۔ "توضیح" اور ۱۱۹ ۔ "ذیلی معاملات" کے اُردو ترجمہ میں "قرآن و سنت میں مذکور" کے الفاظ کے بجائے "قرآن و سنت میں مذکور یا اُن پر مبنی" کے الفاظ درج کر دینے سے ائمہ فقہ کے اقوال اور اسلامی فقہ کے اصول بھی ان میں شامل ہو جائیں گے اور مفہوم زیادہ واضح ہو جائے گا ۔ "مذکور" کے لفظ کی یہ تعبیر بھی کی جا سکتی ہے کہ صرف وہی احکام مراد ہیں جو قرآن و سنت میں صراحتاً درج ہیں ۔

کمیٹی کے نزدیک اس مسودہ کی دفعات نمبر ۱۰۸ ، ۱۰۹ ، ۱۱۰ اور ۱۱۱ مقدمات کے جلد فیصلے کی موجب بنیں گی اور اس طرح انصاف بلا تاخیر اور سہل الحصول ہو گا ۔ ہو سکتا ہے کہ بعض قانون دان حضرات ان دفعات کی مخالفت کریں لیکن ہمارے نزدیک ان کو حذف کرنا مناسب نہیں ہو گا ۔

کمیٹی کی رائے میں بحیثیت مجموعی ، نفاذ قصاص و دیت کا آرڈی ننس قرآن و سنت میں بیان کردہ اسلامی احکام کے مطابق ہے اور یہ اقدام بھی لائقِ تحسین ہے کہ اس اہم قانون کی آخری منظوری اور نفاذ سے پہلے رائے عامہ کی تائید و حمایت اور اہلِ علم کا اعتماد حاصل کرنے کی اچھی کوشش کی گئی ہے ۔